
AKHBAR
OUDH PUNCH
جلد ہشتم
Volume. VIII
1923
LUCKNOW.
۱۹۲۳
اودھ پنچ
अख़बार
अवध पंच
लखनऊ
مطبع ممتاز المطابع وکٹوریا اسٹریٹ لکھنؤ سے باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین جعفری شائع ہوا

جلد ۸ مضامین غیر نمبر ۴۵
مورخہ ۳ دسمبر سنہ ۱۹۲۳ء

المستیات

از لقمان سیاسی

(مجریہ ستمبر سنہ ۱۹۲۳ء)

قصۂ اہل حقانہ مے گوئیم — ہر چہ ہر یک فسانہ مے گوئیم
اب نہیں ہند جائے آسائش — بہ فقیر و یگانہ مے گوئیم
ہے جو منظور رولٹ ایکٹ برنس — وصف مرد و شانہ مے گوئیم
نہ چھوٹو تم پولیس کے پھندے میں — ہم با اہل زمانہ مے گوئیم
بن کے دیوانہ ہو گیا آزاد — ما تکی را بہانہ مے گوئیم
داغ ہے ٹھوکروں کے تن پہ مِحن — ذان حدیث چانہ مے گوئیم
گالیوں کو رسن کو جوتوں کو — شکر و دام و دانہ مے گوئیم
خبر خوادی از خرابی ہند — بیخودان را بہانہ مے گوئیم
دیکھ کر حسن خلق اہل پولیس — و بہ عدم این ترانہ مے گوئیم

بن کے دشمن سب وہ دوست کے دوست
ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

کہتے ہیں وائسرائے کے عشاق — اے دوست قبلہ گاہ ہر مشتاق
تو بخوبی بخشا نہ داری جنت — زانکہ ہستی بعدل و نصفت طاق
تیرے انصاف کے تصدق میں — ہو گئے سوکھ سوکھ کر ہم قاق
مایہ انصاف نے ڈسا جب سے — رہی باقی نہ حاجت تریاق
کیا لگایا نمک پہ تو نے ٹیکس — ہو گیا قرض ہند کا بیباق
ہیں مگن ہند والے سر و پس — ہم غریبوں کو زندگی ہے شاق
مستحق بادو امدو ہیہم — گرادل ہے بے غم کا استحقاق
ہے یقیں مل کو فاقہ ہی کرتے — ہوتے گر آپ قاسم ارزاق
دیکھ کر ٹیکس کی ترقی کو — ای بے خبری و ہند در آفاق

تن پہ باقی ہے اب نہ گوشت نہ پوست
ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

دھوکوں پہ حضور جب تھے کل — تا دوست دلستاں ہم گل
شکوہ غذر پہ نو صد تھے — نکہت چمن فرعہ سنبل
سینہ پہ سینہ بان نے گلدستے — یوں بچے ہیں کہ جیسے ہو گیا اک پل
میز پہ پایا ہے اک پرسیدی — کہ بادہ ... دریا میں جل
دیکھ کر شیشہ ہائے رنگا رنگ — بزم یکبارہ مست شد بے کل
سر ہوا جبکہ دوست کا میدان — بر شد از شیشہ نعرۂ قلقل
جب اٹھایا پتنگ کا بچا — از گل و لالہ سرخ شد چگل
فاقہ کش بندہ در چنیں روزے — سر فرو بردہ بودم از سر دل
دل یہ بولا کہ خود وغل دیکھا — میز ہے صاف اب ہے جو دو گل

جبکہ اگر تجھ کو ہے تو غم کا دوست
ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

ہر کہ عشق وطن بجان دارد — عیش و آرام رائگاں دارد
لاٹ صاحب ہیں کو یہ کہتے ہیں — دل ز تیر تو صد نشاں دارد
پتہ اسکا سبک ہو وہ جو جبڑا — از وطن ہر کہ سر گراں دارد
قید کرتے ہو پھر یہ کہتے ہو — دل ما لطف بیکراں دارد
دیتی قسمت کو روئے ساری عمر — آنکہ در چین تو دلستاں دارد
سر خود را اگر فدا سازیم — بر زبان ہمہ کے زبان دارد
اسکو جھگڑا رہے ہو جو کوئی — سالہا سر بر آستاں دارد
شانتی پہ عمل ہے یہاں اور یار — در میان تیغ زلفشاں دارد
جان نثار ان سکو کا ہر اک فرد — این دو مصرع بر دبان دارد

رکھ دے شمشیر ہر گلا اے دوست
ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

صلح را چوں قتال مے گوئید — حزبیت را محال مے گوئید
در سپید و سیہ کہ نیست تمیز — دیو رش را ہلال مے گوئید
غلہ را بہ فسانہ مے خائید — آنکہ بش روئی دال مے گوئید
حل بھی کہتے ہیں اسکو ماموں بھی — ہر رخش آنکہ خال مے گوئید
ہے میسر نہیں جو پینے کو — جام جم را سفال مے گوئید
اپنے شوہر پہ جو تنہا بیٹھی رہے — ہند یا لکشمی چنال مے گوئید
ہر دو کف رہ اگر ہمہ ہم بوند — بلبلی اسکو نال مے گوئید
قصہ نامقبول و قول صحیح — روز و شب قیل و قال مے گوئید
دیکھ کر جنگ مسلم و ہندو — اہل دوران زوال مے گوئید

گر رہا ہے نفاق تیرا دوست
ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

ہائے پالیٹکس این باشد — کہ گمان گماں نہیں باشد
ہر انگشت ڈیلو میسی برد — ہر کہ آسماں نگیں باشد
اپنے مطلب کا آدمی سے ڈھونڈ — نظر عارفاں چنیں باشد
یوں سمجھ لو کہ ہے وہ ساکن ہند — ہر کہ او دولت خواہ دیں باشد
وائسرائے کا جس پہ سایہ ہو — عالمش بندہ کمیں باشد

دیکھیں ہو کوئی جا بچا ہے
مسموم ذات یا قرین باشد

اے کرنائی دے ہوئیں خدا
کالودین را عقل پیش باشد

جس کو رشوت کا پڑ گیا چسکا
دہر او را چو افضلیں باشد

پالیٹیشن سمجھ اسی کو تو
ہر کہ او مار آستیں باشد

پھر جو دشمن بنے ترا کوئی دوست
ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

دوش دفتر ہو سے ملے
نکلے تھے وہاں پہ چند پاجامے

دل وہ بولا شائے آیا ہے
نازکے مو رخے گل اندامے

دیکھنا چاہیے ذری چل کر
کیسے اندر بپا ہیں ہنگامے

چلے دلاک سے یہ میں نے کہا
لنگیوں کے تو کچھ ہیں تامے

ایک حمام میں ہیں سب ننگے
سر کٹے فوں خورے دخود کامے

کھینی لیا ہو لڑے کشتی
مست چشمے و ساغر آشامے

بولا وہ ہنس کے درہم آوینہ مد
پختہ را پختہ خام را خامے

سن کے میں جا گایوں کہ پھر نہ رہا
دیمی از پرسش و آگہی نامے

ی نذام کہ اندرآں حیرت
بہ دوصالی کہ داد پیغامے

ایسے حمام سے تو بچ اے دوست
ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

تمام شد

راقم — ظریف زبردست الست شاہپوری

ذی شان سرمہ

عینک کی عادت چھڑانے والا

عالیجناب حکیم ڈاکٹر اے ایچ ستین صاحب قزلباش عمدۃ الحکما ڈی۔ پی۔ بی۔ ایس
ایم ایل (لکھنؤ) اسکالر۔ ایل۔ سی آئی وغیرہ وغیرہ

تحریر فرماتے ہیں میں نے خود ذیشان سرمہ کا استعمال کیا اور بہت مفید پاکر چند مریضوں کو استعمال کرایا ضعف بصر گری دگرمیو (رلڈ) پھر جالا ناخونہ انتہائی موتیا بند وغیرہ امراض میں بہت مفید پایا آنکھ کی ہر قسم کی کمزوری کو دفع کرتا ہے اور تقویت بصر کے لیے لاجواب ہے۔

عالیجناب مولانا مولوی سید حمید حسین صاحب پروفیسر جامع عربی کالج لکھنؤ تحریر فرماتے ہیں ذیشان سرمہ ایک نعمت الٰہیہ و عنایت بہا تیکا بہترین عطیہ اور نہایت پر تاثیر سرمہ ہے میں نے اسے خود استعمال کیا اور نہایت مفید پاکر اپنے ہم پیشہ حضرات پروفیسران کالج و مدرسین وطلباء کو خصوصاً اور پبلک کو عموماً اسکے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں آنکھ کو بالکل نہیں لگتا اور نہایت ٹھنڈک پیدا کرتا ہے قیمت فی تولہ ۸ روپیہ۔

ایس۔ ایم۔ بہادر اینڈ کمپنی چوک لکھنؤ

شان ہے تیری کبریائی کی

(از پنچ۔ گوڈ آنرولوں)

کل عالم رویا میں ایک کندۂ آبنوس بیچارہ ہندوستانی کسی سوءِ مفید منور پیشانی کی پابوسی کے لیے اسکے بنگلے پر حاضر ہوا۔ باریابی کے وقت دونوں میں جو مکالمہ ہوا وہ دلچسپ ہونے کے علاوہ دو فریقین کے حالات و خیالات پر بخوبی روشنی ڈالتا ہے۔ لطیفے کے طور پر اس مکالمہ کو جناب والا کے ملاحظہ کی غرض سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

دیوزاد

یورپین — (ہندوستانی سے) ول تم بتا سکتا ہے کہ نور کے مقابلہ میں تاریکی کا دعوےٰ مساوات کہاں تک جائز ہے؟

ہندوستانی — تاریکی و نور باہم ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ چنانچہ تاریکی کا ظہور نور کو اور نور کا جلوہ تاریکی کو معدوم کر دیتا ہے! اگر مثال کی ضرورت ہو تو صبح و شام کی کیفیت مشاہدہ فرمائیے۔ پس میری دانست میں بلحاظ اضداد اخرہ قوانین قدرت دونوں برابر ہیں۔

یورپین — بھلا برف کے تودہ سے سنگ موسیٰ کی کنکریوں کے ڈھیر کو کیا نسبت؟

ہندوستانی — برف کا تودہ ذرا سی حرارت سے پگھل کے پانی کی طرح بہہ جاتا ہے اور سنگ موسیٰ کی کنکریاں بدستور اپنی حالت پر قائم رہتی ہیں۔ مدنظر استحکام برف کی چٹانوں پر سیاہ سنگریزوں کو ہر طرح تفوق حاصل ہے!

یورپین — نور و برف بجائے خود مقبول طبائع ہوتے ہیں اور ظلمت و سیاہ کنکروں سے لوگوں کو مانوس ہوتے نہیں دیکھا گیا؟

ہندوستانی — یہ موقع و محل کی بات ہے۔ ورنہ حاجتمند انسان کسی شے کی ضرورت سے بالاتر و مستغنی نہیں ہو سکتا۔ آپ سفیدی کے مقابلہ میں سیاہی کو ذلیل سمجھے ہوئے ہیں اگر میری بات داخل مزاج ہو گی اگر گستاخی معاف ہو میں یہ عرض کرنے کی جرأت ضرور کروں گا کہ دفتری حکومت کا سلسلہ ارطہ سیاہی پر ہے۔

یورپین — (غصہ کے لہجہ میں) غلط بالکل غلط! ہمارا تمہارا برابری کیسا؟ ہم حاکم تم محکوم — ہم راعی تم رعایا — چہ نسبت خاک را با عالم پاک — ہم قلم و شمشیر کے زور سے حکومت کرتا ہے — تم ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا ایسی صورت میں مساوات کی تمنا ایک بیہودہ بات ہے؟

ہندوستانی — (متحیر ہو کر) میں یہ نہیں سمجھا تھا کہ نور و ظلمت۔ سفیدی و سیاہی کی پرسش و مباحثہ سے دراصل کنایۃً میرا اور آپ کا مسئلہ مساوات مدنظر تھا۔ گو آپ کا یہ درپردہ طریق استفسار درست نہ تھا۔ مگر خیر دانستہ طور پر میں آپ کے جملہ پیچیدہ سوالات کا جواب دے چکا اور آپ کی اس آخری حکمانہ و متکبرانہ فرعونانہ گفتگو کا جواب — جو آپ نے اپنے انداز حکومت اور ہماری بیکسی و بے بسی کے متعلق ارشاد فرمائی ہے مزدوری و مجبوری — بندگی و بیچارگی — قسمت و نصیب کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے

ذری غور تو کیجیے کلک بھی سیاہی کا محتاج ہے ورنہ
روانی پیدا نہیں ہو سکتی اور شمشیر بھی لوہے کی
ہوتی ہے جسکو ارباب سیاست شمشیر تعبیر کرتے ہیں -
چاندی ایلومینیم کی نہیں ہوتی - لہذا سیاہی اگر نہ
تو آپ بھی ہیچ ہیں اور آپ کی حکومت بھی ہے

بلبلہ کس کو دکھاتی ہو عروج اپنا پرواز
ہم بھی اس باغ میں کچھ تو ہے آرزو بھی

راقم شیر سنگھ نسیم گوہری

تم ترقی نہیں کر سکتے

سوتا سنسار ہے جاگتا پاک پروردگار - آدھی رات
ادھر آدھی رات ادھر - بندہ ہے اور چارپائی
لیمپ چھائیں چھائیں جل رہا ہے - اور دل بیچ کا
پرچہ ہاتھ میں ہے - دل میں دنیاوی ترقی کی امنگ
ہے - دماغ کے میدان میں خیالی گھوڑ دوڑ ہو رہی
ہے - خیال کرتا ہوں کہ کس طرح اپنا گھوڑا تمام
شہسواروں سے آگے نکال لیجاؤں دفعتہً ایک
مرد پیر نے منڈیا چھت سے باہر نکالی اور قہقہہ لگا کے
کہا "میاں تم ترقی نہیں کر سکتے"

زہے ترقیہ چہ اشتہ سرخ

لاحول ولا قوۃ یہ کون مردود شیطان ہے اب جو
سر اٹھا کے دیکھتا ہوں تو کوئی نہیں - دل نے کہا
ہو نہ ہو یہ شیطان تھا کمبخت نے تمھیں بھی پر ٹوک دیا -
"ہمزاد قال ہر کا ورد حال ہر تا واقعی عالم
خیال میں بھی یہ کمبخت پیچھا نہیں چھوڑتا - دفعتہً
پھر آواز آئی -
"ہاں ہاں پیچھا نہیں چھوڑتے پھر کسی کا، جارو ہزار
مکر بار دو مگر تم ترقی نہیں کر سکتے"
پھر چھت کو کنکھی باندھ کے دیکھا مگر وہاں بیروں
ناچ رہا تھا - آپ جانیے تمام اعصاب شب کو اپنے
اپنے خدمات آہستگی کے ساتھ انجام دیتے
ہیں سکون و قرار کو جو اونہ عالم نے شب کو عطا کیا ہے
مگر یہ گول گول گنبد نما جسے سر کہتے ہیں شب کو
بھی اسی مستعدی سے چکی کی طرح ناچا رہتا ہے
جیسے دن کو - آنکھ بند ہوئی نیند آئی بینائی پر چادر
پڑی سماعت کی رخنہ بندی ہوئی ہاتھ پاؤں بیٹھے
مگر میاں دماغ ہیں کہ انھیں اب بھی چین نہیں وہی
جنبہ برداری ہے وہی فکر ہے وہی اڑن کھٹولیاں
ہیں کبھی کسی فقیر گدا کو تخت پر بٹھا دیا کبھی کسی بے پر کو
آسمان پر بھیج دیا تخت نشین کے ہاتھ میں کاسہ
گدائی ہے گدا کے سر پر تاج شاہی ہے پہاڑ ہیں
جنگل ہیں دریا ہیں ایک ولا لنگڑا اپاہج دوڑتا
چلا جاتا ہے ایک اوندھا اندھا تمام کائنات کی
سیر کر رہا ہے جسے عالم بیداری میں دو قدم چلنے کی
توفیق میسر نہ ہوئی کمزوری کے بدولت دن اور رات
میں فرق کر سکا - وہ دوڑتا اچکتا پھاندتا بھی ہے
اور شوق سے نظر بازی بھی کرتا ہے - اونٹنی خود جس کا
بیاہ ہوتا ہے پردہ پڑھتی ہے صاحبزادہ کنڈ [illegible]
سہارے ابا کہتا ہے بی بی لڑتی ہیں کہ میں تمھاری
آج تم ضرور کہیں گئے تھے - بال گیلے ہیں نہا کے آئے ہو
الغرض یہ ہنگامے کی جڑ فسادی پڑتا کسی وقت
معطل نہیں - بندہ پر خواب کی سی حالت طاری تھی
(اگرچہ سوتا نہ تھا) اور یہ ہنگامہ پرواز ترقی کی
راہیں دکھا رہا تھا - دفعتہً خیال پیدا ہوا کہ بالفعل
لیڈر بن جاؤ - چند ماہ جیلخانے میں قالین بافی کرنی
پڑے گی - باقی عمر چین سے گزرے گی - کھدر کا لباس
پہن لینا شہر بہ شہر دیار بہ دیار پھرنا جلسوں میں
زمین آسمان کے قلابے ملانا - تقریروں میں اپنے
پرائے کے بتے لینا - چندے کی تحریکیں پیش کرنا
حکومت کے مظالم کا افسانہ سنانا - آؤ بھگت
ہوگی لوگ وقار کی نگاہ سے دیکھیں گے آنکھوں پر
بٹھائیں گے - احترام قائم ہو گا - اسی دوران میں کوئی
سبیل ایسی نکل آئے گی کہ تم بھی پانچویں سواروں
میں داخل پھیروں میں شامل ہو جاؤ گے -
کالموں میں تصویریں چھپیں گی - باصطلاح
حال (اگرچہ غلط) خبری کاغذوں کے رپورٹر
پاتا ہند سے جہاں کہیں جاؤ گے تم کو گھیر لینگے ملکی معاملات
پر تمھاری رائے دریافت کرینگے - روزناموں میں
سرخیاں لکھی جائینگی "اخبار غلط کار کے نمائندہ سے
مولانا غلط سفر کی ملاقات - مولانا غلط سفر نے حال ہی
میں بمقام خیالی گنج اخبار غلط کار کے نمائندے سے
فرمایا "کہ جب تک تمام دنیا کے پھیروں کو پکڑ کے گاندھی
میں نہ جوتا جائے اسوقت تک امید نہیں ہے کہ دنیا
ترقی کرے آپ نے فرمایا کہ ملکی اقتصادیات میں
اصلاحات کی شدید ضرورت ہے - ہمیں چاہیے کہ
اپنی اولاد سے مٹھائی کھانے کی عادت ترک کرائیں -
ہندو مسلمانوں کی لڑائی کی نسبت آپ نے فرمایا کہ دونوں
گروہ جھک مارتے ہیں - عنقریب میں ان سب کے
بازو پر ایک ایک تعویذ باندھوں گا تاکہ اتحاد و اتفاق
کے شیشے سے دور دشمنی کی لت کامل دفع ہو جائے -
آپ نے سگار نذر مار کر کے ہوئے فرمایا کہ مہاتما جی
نے روزے رکھنے کا مشورہ عین وقت پر دیا تھا جبکہ
ملک میں غلہ کی جگہ بھوسی بھانگ بھی نہیں تھی مشورہ
نہایت صائب تھا - اگر اب بھی ملک کے متوسطین
اور بادولے طبقہ کے لوگ سدا اپاس ہی کا عمل کریں
تو یک جھپکاتے ہی سوراج کی منزل تک پہونچ سکتے
ہیں - آپ نے فرمایا کہ ہرگز لیڈروں پر نکتہ چینی کرنے
کا قصد نہ تھا لیکن جب تم پوچھتے ہو تو میں صاف صاف
بیان کرتا ہوں کہ لیڈر خود ہی حسد و نخوت کے مرض
میں مبتلا ہیں اور باہم متفق نہیں ہیں یہ ملک کی بدقسمتی ہے -
اسلیے چبا چبا کے باتیں کرتے کرتے اور دانت پیس پیس
کرکے لڑتے لڑاتے عمر گذری کہ کوئی زینہ اوج ترقی تک پہنچ
جانے کا میسر آ جائے -
آہ ترقی کا نام ذہن میں آیا ہی تھا کہ پھر غیبی
ندا بلند ہوئی - "تم ترقی نہیں کر سکتے"
ہا! تجھ پر خدا کی مار - اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم -
لاحول ولا قوۃ الا باللہ - او بدبخت آخر مجھ غریب سے
تجھکو کیا کوئی عداوت ہے - ارے کمبخت خیالی ترقی سے
دل خوش کرنے نہیں دیتا -
آواز "تم لاحول پڑھو مگر کب تک پڑھو گے - میرا
تمھارا چولی دامن کا ساتھ ہے - جب اس کلمے سے
غافل ہو گے فوراً میں سر پر نازل ہو جاؤں گا"
بندہ نے صبر کیا اور پھر اسی ادھیڑ بن میں الجھا
کہ کوئی صورت ترقی کی پیدا کرنی چاہیے - اگر لیڈر

جن کے ترقی نہیں کر سکتے۔ تو پھر وقت پسندوں کی فہرست میں نام لکھوا لوں اتفاق سے
غلطی سے چڑھا ہوا کہ لیتا ہوں خاص دشمن شناس سے کوئی وارثی سے نظر بھی کا وہ
ہوں مثلاً ... ہے مگر ہمارے ... کی ... قوم عیناں صفت کی نگاہیں
منہ کھولے بیٹھے ہیں۔ ذرا طبیعت بحال ہو کر مجھ سے ملے تو زیب قرطاس فرمائیے۔ اور
رہم ہو جائے ... کہ اخبار کی دنیا ہمارے ... وقت ... سفر کو قریب جانچ
زبان ... جناب ... کے طبع و تاد کو تعجب ہے ہم نہایت فخر
سے ... نہیں ... رسول ... اللہ ... فلاں فلاں شکریہ
ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے ناچیز اخبار خدا کا رکر پنچ مل فنافی سے الگ کر دیا۔
چلیے ... حضرات اخبار والوں میں سے دو چار مشفق الطبع اشخاص نے قصیدہ خوانی کی
ادھر کام میں نکلا۔ ہے میرا بھائی ... مضمون کے تقاضے کے ہو رہے ہیں
اور بندہ نہایت فیاضی کے ساتھ روشنائی اور کاغذ صرف کر رہا ہے۔ نئی نئی
سرخیاں گرم ہی جا رہی ہیں۔ (۱) قومی تنزل کا ساتواں جنم (۲) فاتح دشمنوں کی
... (۳) فلسفہ زندگی (۴) ... کی ... (۵) عرفان ... (۶)
کھڑے ہو کان پکڑ (۷) ... (۸) ... (۹) روحانی ... (۱۰) ...
دلبران وحدیث خفیہ ... صرف یہی نہیں بلکہ ہر ایک مضمون کے سرنامہ پر ایک
جدید لقب بھی نام کے ساتھ ضرور معانقہ ہے سو مضمون لکھے تو سونے کے ٹکڑے
نام میں بڑھ گئے۔ اپنا نام بھی بدل ڈالا اور والد مکرم کا نام بھی کیا ہے کہ جیسے
ویسی ہی شیخ السلوتیت جیسی کرتے ہے نام و خطاب کیفیت میں پیدا کی گئی ہے ان کے
نام و خطاب میں ... شیخ العلما ہونے کا شرف حاصل رہے گا۔ جس نام اتنا
لمبا ہونا چاہیے کہ اگر کاغذ پر لکھنے کی نوبت آئے تو قلم تھک جائے اگر زبان پر
جاری ہو تو یہ بیچاری مینڈک کی طرح مست مار کے حلق میں چھپ جائے لیکن
کسی طرح ختم نہ ہو۔ قرطاس کو تاوپائے قلم ... گندہ نضائے عالم تنگ
یا ہی ہمہ نسب بھی بدلنے کی ضرورت ہے اصل ہر تبہ سید ہونا چاہیے لیکن اس طرح
کہ بے نسب ہونے کا الزام نہ عائد ہو اور لوگ یہ طعن نہ کریں کہ ابا جان مر
گئے مگر سید نہ ہوئے صاحبزادے نے ہر چیز میں ترقی کی تھی نسب میں بھی ترقی کی۔
نسب کے ساتھ وطن بھی شیخ العلائیت نما ہونا چاہیے مثلاً ... ایرانی یا
تورانی۔ غرض ان ترکیبوں کے اختیار کرنے سے رفتہ رفتہ کہیں کچھ لگ جائے
اور ترقی کا طائر وحشی دام میں پھنسے۔
افسوس خدا جانے ترقی کوئی چڑا تھا کہ ادھر اس کا تذکرہ دل میں ہوا ادھر
جسم کی روح غائب ہو گئی۔ کسی نے آواز دی۔
"تم ترقی نہیں کر سکتے"

(باقی آئندہ)

ملاسستسم

... ضرورت۔ ... کی ... شکایت معاف۔ ایڈیٹر

پنچ مل خدا - خدا مل پنچ

خوشی ہوئی ... تھا ... ملکیت کو غیروں کے تصرف سے بچا لیتے ہیں خود وہ ... جا تاکہ
سو نچھوں پر تاؤ دے کر شکر یہ کیا اور پھر وہ کیا ... ہندستانیوں کو اتفاق سے
اتنا فائدہ ضرور ہوا کہ ان کے مقابلہ پر ہندستان سے لڑائی مول جا سکتا۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ
کوئی ... سا فائدہ نہیں ہوا لیکن ... ملک میں ... نہیں ہوا ... ککر
بچکیاں ... پیدا کر لیے اور یہاں سے پیچھے پیچھے ... دیکھیں ان لیناؤں ... وہاں
ساعت گزری۔ کیسے ہائے۔ سے یہ حضرت علاوہ ... انھوں نے ابھی تک ... نہیں
پہچانا ہو وہ اصحاب کہف کی طرح دقیانوس کے وقت کا سکہ بازار میں لے کے ہو پہنچے ہیں
اور غیر مفہوم زبان میں ... دینا چاہتے ہیں ... ہندستان ... سے مل کے ایک ...
بنا تھا وہ بکھر گیا یہ لوگ اس معاملہ سے آگاہ نہیں ہیں کہ اب ... تفسیر ...
حقوق معاشرت میں ... نہ رہے گی۔ کوئی صاحب ... آگ لگاتے ہیں کہ جو
... شوق ... رہنا ... نہیں ... کہ جب ... اتفاق و اتحاد
کیونکر باقی رہے گا۔ اسلامی جرائد دیکھ ... وار ہند وہیں۔ جنگلوں کے کاغذ
اخبار دیکھ ... مسلمان ہیں۔ بھلا ایسے لوگوں اور خیالوں میں چند کاغذی
... سے ... اپنے گروہ کی ... ٹھنڈے دل سے تسلیم
کرتے ہوں۔ ... یہ حضرات جا بجا ... عقیدت ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے
علاوہ روپیہ پیسے کے کھیل میں حسابات کی ناصافی ... کی صورت دکھائی
ہے کاٹھ کی ہانڈی ایک مرتبہ چڑھتی ہے دوبارہ نہیں چڑھتی۔
علیگڑھ کا گزٹ نے جزیرۃ العرب کے ہے چندہ مانگنے اور مبلغ سات روپیہ
وصول ہونے کی پر لطف حکایت لکھی ہے ... واقعہ صحیح ہے کہ نیا چندہ مانگتے ہی گرنے
مردے اکھڑنے اور سوالات شروع ہوئے کہ حضرت جو کچھ خلافت فنڈ میں جمع ہوا تھا وہ
کس کے گھر گیا۔ آخر مسٹر شروانی نے وہ ... رقم سات روپیہ پھینک دی
اور بڑبڑاتے ہوئے مسجد سے نکل گئے۔ میں نے تین ہزار کا وعدہ کیا ہے۔ جاؤ تم نہ دو
کسی نہ کسی طرح ساڑھے تین ہزار کا وعدہ پورا کر دوں گا۔ کوئی نہ دے گا تو اپنے گھر سے
دوں گا۔ یہ حکایت کسی آپس کی الفت یا اچھے جوش پر دلالت نہیں کرتی۔
اصحاب کہف میں اور ان حضرات میں بہت فرق ہے وہ کہف میں سوتے تھے یہ قید خانے
میں جا گئے رہے۔ وہ جب جاگے تھے تو آب و طعام ... تھا۔ یہ جب باہر نکلے
تو حال ہی میں ... اور اتفاق کی ... میں ... ہے
نوبت یہاں تک پہنچنے والی ہے کہ ان کی تقریریں بھی کاغذ اخبار میں شائع ہو چکی ہوں
شائع ہوں گی تو اتفاقات کی نظر سے محروم رہیں گی۔ اس اظہار کا یہ مطلب نہیں
کہ اتفاق بین الفریقین کے لیے جو کوشش کی جا رہی ہے وہ موقوف کر دی جائے
یا وہ ہمارے نزدیک بے نتیجہ ہے۔ ہماری غرض صرف استقدر ہے کہ پہلے ناظرین
اور ... کو ... کہ ... کب تیار ہو جائے۔ کیا سنتے کہ کہیں ابتدا سے
ایک ترش ... تیار ... ہند اور مسلمان دونوں ... ہوئے ہیں۔



یاں بھائیوں درخت کو جنبش رہے اسی میں یاروں کے مزے ہیں

قانون انسداد دریوزہ گری ایران

سنتے ہیں کہ حکومت ایران نے انسداد و غیرت مندی دریوزہ گری کا قانون پاس کیا ہے آئندہ بھیک منگے یا تو کسی کام سے لگا دیے جائیں گے یا خیرات خانوں میں زندگی کے دن کاٹیں گے۔

ایران میں خالی بھیک مانگنے والے ہی زیادہ نہ تھے ایک اور گروہ بھی تھا جو دن دہاڑے مسافروں کو لوٹتا تھا معلوم نہیں کہ اس قانون کا اثر ان تک پہونچا یا نہیں۔

ابراہیم بیگ سیاح مصری نے ایک عجیب حکایت ان لٹیروں کی اپنے سفرنامہ میں لکھی ہے۔ حکایت نہایت لطیف ہے خود سیاح موصوف کی کتاب سے اُسی کی زبان میں ہم نقل کرتے ہیں۔

"چوں از شہر تبریز خارج شدم اسپ را در رکاب کشیدہ راندیم تا نقطہ کہ سواد شہر دیدہ نمی شد۔ درانجا دیدیم چند تن از چپ و راست راہ بعضے دیدہ بسوے ما دوختہ اند۔ از چار پار خاک گرد چیدیم ایشاں چرا ایں و لیبار راہ را گرفتہ و درین نقطہ دور از آبادی نشستہ اند۔ گفت آقا جان ایشاں گویا از سادات شہر و در اینجا انتظار ورود شما را می کشند گفتم برائے چہ۔ گفت سید اند البتہ چیزے از شما توقع دارند۔ نیازے بایشاں بدہید تا سلامت بگذرید۔ گفتم چہ عیب دارد۔ یوسف عمو (ہمراہی) پنج شش قران درسر دست حاضر کن وقتیکہ رسیدیم بایشاں بدہ۔ چار پار دساسیں یا کرایہ داں را دیدم کہ بے اختیار خندید۔ گفتم چرا می خندی عزیز من؟ گفت از پنج شش قران حاضر کردن خیالم رسیدم کہ معاملہ نزدیک است۔ گفتم اگر چند بایستاد جواب کہ ما ایں رسم خود را جنبید۔ بارے چیزے نہ گذشت کہ بایشاں رسیدیم دیدم دہ یا نوزدہ نفر بعلامت جنگاں ظاہری سیادت کہ از عمامہ و شال کمر سبز و کبود عبارت است از دو طرف راہ پیش دویدہ جلو اسپ من و یوسف عمو را گرفتہ سلام علیکم حاجی آقا سلام ما را نمودیم۔ باتفاق گفتند سلامت باشد ہمہ آقا فرمائید۔ خداے شما را سلامت بدارد۔ یوسف عمو پول حاضر کردہ را موجود گفت دیگر پول خورد نداریم ہر چہ ہست درمیان خود تان تقسیم نمائید۔ بمجرد شنیدن این سخن ہمگی بیکبار برآشفتند۔ پولہا را بسر و صورت یوسف عمو پراندہ گفتند ما ایں مبلغ خیرہ را خریدہ بسر خودتان بمانید۔ دیگرے گفت اگر خرچ ندارید چند قران ہم ما برسم بدہیم مرد کہ ہیچ شرم ندارید گدائی می کنید در ہمیں گیرودار دو نفر از ایشاں از دو طرف بجانب یوسف عمو چسپیدہ اند و می خواہند کہ پاہائش را از رکاب خالی کردہ از روے اسپ بزمین کشند۔ ازیں طرف نیز دو سہ نفر دیگر عباہاے خود شاں را باز و دامن جیب چسپیدہ و بیکباغ درصدد حملہ و ہجوم اند۔ عجب ہنگامہ است۔ گفتم آقا جان باایں پیرمرد کار نداشتہ باشید۔ پیشتر بیائید ادا چہ می خواہید۔ یکے گفت مال جدہ لامیرزا ابراہیم دیگر ہیچ۔ گفتم قربان جد شما بروم چہ قرضے بشما داریم۔ گفت کدام حق بالاے ایں کہ واضح شد کہ ہر چہ دارید خمس آں حق ما است حتی از پنج انگشت دست شما یکے حق سادات است .... (یہ سب بلا کے پُر کے نکلے۔ میاں ابراہیم بیگ کا سارا حال بیان کر دیا کہ تم کون ہو کہاں سے آئے ہو)۔

خدا پدر ترا بیامرزد۔ سادات چیلے پول امداد صاحب خیرات و حسنات بود مثل شما۔ اکنون فہمیدی کہ ما ترا خوب شناختہ و بدون شناسائی جلوے ترا نگرفتہ ایم۔ دیگر ما را بیش ازیں معطل مکن کہ فرصت منتظر نخواہی شد وقت ست کہ دوازدہ سید دیگر بینجا برسند۔ آں زمان تکلیف تو سنگین تر خواہد شد سید انی۔ ما چہار دہ تن اولاد رسول سہ ساعت میشود کہ درین نقطہ دور از آبادی در زیر آفتاب بانتظار ورود شما نشستہ ایم ہر یکے از ما پنج قران (بیس روپیہ) زود تر بدہ و بسلامت درگذر۔ دیدہ ایں قدر دیدہ شد کہ ہر چہ پیش کنی در اداے ایں وجہ کنی بر خود ستم کردہ۔ چہ خواہم ہم پیادہ زرا میخوری و ہم کہ بتک سر پول بالا تر از تو میگیرند"

والغرض ان سبز پوش ڈاکوؤں نے چالیس روپیہ حق فرزندی رسول حاصل کیے جب جان چھوڑی اور چار پار لینے گھوڑوں کے ہی خلاف مبارکباد دی)

"شکر کنید خوب گذشت۔ ایشاں بدیں آسانی از گریبان کسے دست برنمی داشتند ہیچ کس از ترس ایں جماعت روز روشن نمی تواند بعزم سفر حرکت کنند۔"

واقعہ طولانی ہے۔ لیکن اگر انسداد دریوزہ گری کے متعلق قانون نافذ کیا گیا ہے اور ان لٹیروں کو بے نتھے بیل کی طرح چھوڑ دیا ہے کہ جس پر چاہیں حملہ کریں تو قانون بیکار ہے۔ اس لیے کہ چار یار غریب نے ان لوگوں کی قوت کا ان الفاظ ذکر کیا ہے:۔

"ہر گاہ یک قرآنے بسبب ذوق و ایں بے دست و پا بگریبان یکے ازیں سید نما ہا چسپید آں روز تشخیص ساعت ظہور قیامت است فوراً خواہی دید کہ ہزار نفر از طلاب و سادات شہر از گوشہ وکنار بسر قرآش ریختہ چندانش میزنند کہ بمیرد و احدے نمی تواند ازو حمایت کند۔"

بہرحال خدا غریب ایران پر رحم کرے وہ اپنا گھوڑا تہذیب و تمدن صحیح کے شہسواروں کے ساتھ دوڑانا چاہتا ہے راہ میں ہزاروں اونچی اونچی ٹیلیاں ایسی بڑی عادت جن جیسیوں میں راسخ ہوچکی ہے انھوں نے شغاد برادر رستم کی طرح عرض راہ میں کنوئیں بھی کھود رکھے ہیں۔ کہیں جلدی میں ایسا تہمت خوردوں کا معتول نہ ہوجائے تو ترک بنسیں۔

تو برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

معلوم ہوا کہ مسٹر ... کانفرنس ابھی کچہری خاص (برخاست) کر چکی ... صاحب ولایت سے چل چکے ہمارا جا اور صاحب ... کو سمجھا دیا ہے کہ دونوں ملکوں میں سمجھنے کی روح پیدا کرنے کے بعد اب کوئی کام باقی نہیں رہا ہے کو

نیز یاد رکھتا ہوں۔ سپرو صاحب کو جنرل اسمٹس سے جیسی شکایت تھی ویسی ہی اپنے ساتھی مہاراجہ الور سے بھی۔ جنرل صاحب خود غرض ہیں تو مہاراجہ اور سپرو صاحب کی رائے میں شدید استبداد پسند۔ ایک خود مختار نہیں بلکہ مطلق العنان فرمانروا استبداد پسند ہوگا تو پھر کون ہوگا۔ اسکی شکایت حکومت ہند سے ہونی چاہیے تھی کیا سبب کہ الور کا مہاراجہ نہ اپنی خوشی سے بلکہ حکومت کا قائم مقام بنا تھا۔ قوم کی جانب سے۔ وہ جس طرح حکومت ہند کے تصدق میں اپنی ریاست کا خود مختار حاکم ہے اسی طرح حکومت کے طفیل میں تمام ہندوستانیوں کے حلق و زبان کا دربان بن گیا۔

اب رہا یہ امر کا یہ اعتراض کہ ڈاکٹر سپرو اور وزیر ہند کا قول بالکل متضمن ہو گیا، ایک برمحل اعتراض ہے واقعی جب دو ہندوستانی بھی ایک مسئلہ پر متفق الرائے نہیں ہیں تو تمام ہندوستان کا مسئلہ کیا کے متعلق ہم آواز ہونا ایک بے دلیل دعویٰ ہے۔ کس کے منہ میں دانت ہیں جو مہاراجہ الور کو ہندوستانیوں کی فہرست سے خارج کر سکے۔ ہمارے نزدیک ہندوستان گیا، یہی آپکی تسمیں میں یہی بہت ہے کہ مہاراجہ الور کی پیٹھ وائسرائے نے ٹھونکی اور وزیر ہند صاحب نے سپرو کی شکایت کی وائسرائے صاحب آجکل دوروں سے فرصت ہندوستانی ریاستوں میں گزار رہے ہیں اور لارڈ ونگڈن دوست بیٹھے ہوئے قوالی چبانے کی آواز سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دنیا میں کوئی دوسری قوم اسقدر دوستی اور وفاداری کا اظہار نہیں کر سکتی جتنا کہ اہل ہند کرتے ہیں۔ آئندہ انتخاب پارلیمنٹ میں سپرو سیاسی انجام چاہے کچھ ہو مگر ہندوستانی معاملات میں دلچسپی لینا ترک نہیں کرونگا۔

غنیمت ہے کہ ان نمک کا اتنا پاس تو ہے۔ ہم نے تو ایسے نمک حرام دیکھے ہیں کہ جب تک ہندوستان میں رہے ہندوستانیوں کو ستاتے رہے اور جب یہاں سے رحلت کی تب بھی نیش زنی کا سلسلہ موقوف نہ کیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ لینے کی خوبی دیکھیے وہی لارڈ ونگڈن تھے جنہوں نے شاستری کی بات نہ پوچھی ملنے سے انکار کر دیا وہی ونگڈن ہیں کہ سپرو صاحب کو اسٹیشن تک پہونچانے آتے وہ اگر موقع ملتا تو جہاز تک پہونچاتے۔ مگر ہم کہتے ہیں

کہ کسی کی بات نہ پوچھی گئی اور کوئی سرخ رو ہوا تو اس سے ہندوستان کے فائدہ اور ضرر کو کوئی تعلق نہیں نتیجہ یکساں رہے گا۔

شوہرمن تیل ہو گا تو رادھا ناچیں گی

ایران نے حکومت عراق کے سامنے جو شرائط اتحاد و اتفاق پیش کیے ہیں ان میں وہ جنگاپن تو ہے مگر شدنی و ناشدنی کا خیال مطلق نہیں رکھا ہے جتنا برطانیہ سے گٹھ کر رکھا۔ سفارت خانہ کو رسمو رواج خاصی سے معافی مانگو۔ کاغذات اخبار کو مکمل آزادی دو۔ لہذا یقین رکھنا چاہیے کہ عراق کے پیٹ میں بانسری یا تیل کا سینگ اترنے والا ہے گو ہماری گورنمنٹ ابھی تک دوستی کا راگ الاپ رہی ہے۔ بہتر ہے کہ انگریزی گورنمنٹ ابھی سے ایسی تدابیر اختیار کرے جو مذہبی اور سیاسی امور سے الگ تھلگ رہنے کا لوگوں کو یقین دلا دیں اور عراق کا قیام محض تجارتی مفاد تک محدود رہنے کا اعتقاد پیدا کریں اگرچہ ہم کہہ رہے ہیں کہ فائدہ اٹھانے کا نام تجارت ہے۔

جو شرائط پیش کیے گئے ہیں وہ بالکل ایسے ہی ہیں جیسے عورتیں تیسری تاریخ کا چاند دیکھنے کے بعد چند امامیوں کے سامنے پیش کرتی ہیں۔

"جب تک میرے پاؤں میں چم خم گھوڑے کے سر پر سینگ نہ نکلیں چوٹے چھپے دوب نہ اُگے اسوقت تک تیسری تاریخ کا چاند ضرور پہونچ جائے"

کوئی صورت نہیں فرادیسی کی اے دل روئے انصاف کا دیدار ہوا ہے مشکل

اصلاحی دستکیم کے اجراب و فیاضانہ عطیہ نے امید دلائی تھی کہ اب بیکس و مجبور رعایا کے حق میں مراعات خسروانہ کے دروازے وسیع پیمانے پر فوراً کشادہ کر دیے جائینگے اور آئندہ آسانیاں گزشتہ مشکلات کا نعم البدل ثابت ہوں گی مگر تجربہ و مشاہدہ نے

دین خیال است و محال است و جنوں

کے مقولہ کے مطابق۔ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم کی ضرب المثل کا مایوس کن نقشہ نگاہوں کے سامنے پیش کر دیا۔ ہلکا ہونے کے بجائے غریب رعیت کمر جوں بار محصولات بڑھائے جا رہے ہیں۔ خلاصہ کا خلاصہ اور اُس خلاصہ کا اجمالی اختصار یہ ہے کہ محصول نمک نے بال و پر پیدا کیے۔ کرایہ ریل و ڈاک آسمان پر جا پہونچا۔ کورٹ فیس چلو بھر سے باہر پاؤں نکالے۔ محصول ڈاک دودھ کا ابال ہو گیا۔ سامان عیش کی کشتی زیادتی ٹیکس کے گرداب میں ڈبکیاں کھانے لگی۔ مصنوعات ملکی کی دم میں دشواریوں کا نمدا بندھ گیا۔ غرض کہ اصلاحات کی سبز قدمی نے برکات کی توقعات کا خاتمہ بالخیر کر کے اُن کا فاتحہ پڑھ دیا۔ قدم نامبارک و مسعود نے کر دیا ردو بدل۔ کی طرح گزشتہ زمانے کے سنہرے دور کی طرح مجسٹان انصاف یعنی اہل عدالت کے حق میں یہ جدید پالیسی وارد ہوئی کہ نقل بال و فوجداری وغیرہ کے حصول کے لیے فولیو اور ٹکٹ کے ہمراہ دو چھپے ہوئے کاغذ کی جس کی طرح اضافت ہو چکا تھا کورٹ فیس بھی بجائے نقدی کے لی جایا کرے۔ جو کہ سپرد کی جگہ یہ ہے جہاں پر جو زبان پر آ جائے یہ تری بندہ نوازی کا بیاں ہو۔ ابھی یہ دستور تھا کہ سائلان نقل کو ترقی یافتہ شرح حال کے مواقف فولیو اور ٹکٹ داخل کرنے پڑتے اگر ضرورت ہوتی بیچ نقول دستیاب ہو جایا کرتی تھیں۔ بعد ازاں اگر کبھی بطور ثبوت اداخل عدالت کی احتیاج لاحق ہوا کرتی تھی تو نابینا مصنف جدید کورٹ فیس ٹکٹ چسپاں کر کے نقل حوالہ آغوش مسل کر دیا جاتا۔ اب خواہ آپکو داخلہ کی ضرورت ہو یا نہ ہو مگر انکی رونمائی کے لیے کورٹ فیس کی پیشگی ادائگی فرض لازم قرار دے دی گئی ہے گویا حسینوں سے یہ کہتا ہوں دل آ گئے جیسے جہاں اور خسرو کا

سیل مصارف کی طغیانی عدالتی قیمتی انصاف کے حصول کو گوہر تیشیں کے مانند نایاب بنا رہی ہے۔ حالات حاضرہ سے عطالت اشخاص بالخصوص غرباء کے لیے قسمت عدل کی دستیابی گویا جوئے شیر لانے کے برابر دشوار ہوگئی۔

افغانستان کی آسانیاں سلطنت کی ہردلعزیزی کا ضروری جزو تصور ہوتی ہیں۔ لیکن یہاں تو قضیہ منکوس معاملہ

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جسنے صحیح معنوں میں گرامو فون

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کا نقشہ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہوچکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ ماحال موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

زیر طبع ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تانسین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صد ہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپدیں اور ہوریاں کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میاں تانسین کے آخری یادگار ہیں صدہا اگونکی دھرپدیں اور ہوریاں اس کتاب میں انسے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھدیے گئے ہیں اسی طرح ہر ایک گا کر برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے یہ گنج بے کو ترتیب دیا ہے

حصہ دوم کی اشاعت عنقریب ہونے والی ہے اور قیمت اُن خریداروں کے واسطے جو پہلے سے خریداری کی درخواست روانہ فرمائیں پانچ روپیہ مقرر کی جاتی ہے۔ حصہ اول کی للعہ فی جلد۔

محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

بکس مردمی

اگر آپ کو نامردی جریان سرعت ... کثرت احتلام کمی قوت مردمی کی شکایت ہو پیشاب کے قبل یا بعد سفید رطوبات آتی ہو یا بچپن کی غلط کاریوں یا جوانی میں کثرت عیاشی کے باعث عضو ... میں سستی کجی لاغری آگئی ہو رگیں ابھری ہوں جریان ہوگئی ہو یا چھوٹا ہو پیدائشی قوت ذہنی ضعیف ہو قوت ہر شے سے ... ہو یا زیادہ سن ہونے کے باعث قوت مردمی زائل ہوگئی ہو تو فوراً **بکس مردمی** منگوا کر استعمال فرمائیں اسمیں کھانے اور لگانے دونوں قسم کی دوائیں موجود ہیں جو کامل صحت اور جالینوس کی یکتائی ہیں اور اسقدر مقوی ہیں کہ گیا گزرا ہوا آدمی بھی **چار عورتوں** کو روزانہ خوش کرسکتا ہے لطف یہ ہے کہ یہ دوا ... عضو ... کو روزانہ فربہ کرکے لوہے کی **لاٹھ** بنا دیتی ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ تین آنہ (صہ)

معشوق پسند گولیاں ۔ یہ گولیاں نہایت ہی دیرپا اور لذیذ ہیں عورت ... ہوجاتی ہے فریفتہ اور شیدا ہوجاتی ہے پھر رقیب سے کبھی خوش نہوگی قیمت ... ایک روپیہ ...

منیجر کارخانہ بکس مردمی نمبر ۱۵ دربھنگہ بہار

برص پھلبہری

کی اکسیر فقیری جڑی

بدن کے سفید داغ ایک دن کے تین بار استعمال سے یقیناً جڑ سے غائب ہوجاتے ہیں آزمائش شرط ہے قیمت فی ڈبہ چار روپیہ (للعہ)

بہار حسن | چہرہ کے داغ دھبے پھنسیاں کیل مہاسے کو دور کرتا ہے اور کالے چہرے کو **خوبصورت** بناتا ہے

قیمت چار روپیہ (للعہ)

سوزاک

نیا ہو یا پرانا

صرف ایک ہفتہ میں

صحت کی گارنٹی

تیز پچکاری کے پہلے ہی خوراک پر درد پیپ آنا بند ہوجاتا ہے پیشاب صاف کھلکر آنے لگتا ہے سوزش و جلن ایک ہی روز میں غائب ہوجاتی ہے قیمت چار روپیہ پانچ آنہ (للعہ)

منیجر کارخانہ فقیری ادویات نمبر ۱۵ لہریا سرائے دربھنگہ بہار

دربھنگہ کے اعلیٰ ترین قلم انبھائے و گلابی لیچیان

ہر اقسام کے آم و لیچیوں کی پنجسالہ ٹھیکے فیدرجن تیس روپیہ (سے) سہ سالہ پچیس روپیہ (صہ) دو سالہ بیس روپیہ (عہ) یک سالہ تیرہ روپیہ (عہ) مکمل فہرست کارخانہ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیے۔

سپرنٹنڈنٹ اسٹیٹ گارڈن نمبر ۱۵ دربھنگہ (بہار)

مرض ہیضہ سے نجات بخشنے والے تیر بہدف ادویہ

جوہر حیات

یہ دوا ہیضہ [illegible] مستعمل شدہ [illegible] اکسیر کا کام کرتی ہے [illegible] بھی کو سکون میسر [illegible] ہوتا ہے حالت ایسی ہی خراب ہو [illegible] میں حلقے پڑ گئے ہوں نبض ڈوب رہی ہو لیکن اس دوا سے بحکم خدا [illegible] جڑاتی ہیں اور شفا ہوتی ہے [illegible] ہر حالت میں مفید ہے تبدیلی موسم [illegible] ہر قسم کے دستوں [illegible] مرض میں [illegible] علاوہ بیشمار بیماریوں کا دافع [illegible] ہر شخص کے گھر میں ایک شیشی کا ہونا لازمی ہے [illegible] قیمت شیشی کلاں [illegible] خورد [illegible]

حب نار [illegible]

[illegible] اطباء متقدمین کا ہے [illegible] کے لیے اکسیر [illegible] ہے [illegible] اصلاح کے ساتھ [illegible] بھی بنا [illegible] رکھا ہے [illegible] تمام [illegible] ہے قیمت [illegible]

فہرست کلاں طلب فرمائیے مفت روانہ ہوگی

امراض وبائیہ و بالخصوص ہیضہ سے بچنے کے تدابیر

اطبائے دوا خانہ معدن الادویہ کا بیش بہا مشورہ

۱ ۔ ہوا دار و کشادہ مکان میں رہنا جس میں دھوپ و ہوا کا کافی گذر ہو۔

۲ ۔ گرد و نواح [illegible] سے [illegible] رکھنا [illegible] دواؤں میں [illegible] پتی ۔ لوبان ۔ صندل ۔ [illegible] ۔ برگ [illegible] وغیرہ کا جلانا۔

۳ ۔ کافور کا ہر وقت اپنے پاس رکھنا اور سونگھنا ۔ مستعمل [illegible] عمل [illegible] ونارنگی وغیرہ کا پاس رکھنا اور سونگھنا۔

۴ ۔ سرکہ خاص [illegible] ماشہ جوانوں اور بوڑھوں کو اور [illegible] ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک بچوں کو روزانہ صبح کو پلایا جائے ۔ [illegible] ایک رتی [illegible] ایک رتی کا روزانہ تھوڑے سے گلاب میں حل کر کے پینا ۔ یا پانچ [illegible] کی ۳ عدد کالی مرچ پیس کر پینا۔

۵ ۔ کثرت سے جاگنے ۔ زیادہ محنت و ریاضت ۔ دھوپ میں چلنے اور خوب سیرابی سے پرہیز کریں۔

۶ ۔ [illegible] کا استعمال کریں [illegible] سے احتراز [illegible]

۷ ۔ فصلی و موسمی ترکاریاں [illegible] ۔ آلو ۔ بینگن ۔ کدو [illegible] ۔ کھیرا ۔ [illegible] ۔ چنے کی دال ۔ [illegible] دال [illegible] ۔ [illegible] تمام [illegible] سخت پرہیز کریں۔

۸ ۔ [illegible] سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۹ ۔ [illegible] مریض کی [illegible] کرنے والے [illegible] کا گرد صاف [illegible] مریض کے کپڑے صاف [illegible] رجوع کی جا سکتی ہے۔

ہر قسم کا طبی مشورہ بلا کسی فیس کے حاصل ہو سکتا ہے

منیجر دوا خانہ معدن الادویہ ۔ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ۔

مرض وبائیہ و ہیضہ سے حفاظت کرنیوالے سم کو دور کرنیوالے مجرب ادویات

حافظ طاعون و ہیضہ

یہ دوا امراض وبائیہ میں تقدم بالحفظ کے لیے استعمال کی جاتی ہے خصوصاً ہیضہ طاعون میں بے انتہا مفید ہے [illegible] استعمال سے زہریلی ہوا کا [illegible] نہیں ہونے پاتا [illegible] اس کا استعمال [illegible] سے محفوظ رکھتا ہے قیمت فی کلاں [illegible] خورد [illegible]

عرق ہاضم ترش

یہ عرق ہیضہ اور تخمہ سے حفاظت کرتا ہے [illegible] کی خرابی کو دور کرتا ہے [illegible] سے [illegible] ورم جگر ۔ استسقا ۔ جالندھر ۔ [illegible] نفع کرتا ہے ۔ پیٹ کے کیڑوں [illegible] دور کرتا ہے [illegible] پیٹ کے درد کو دور کرتا ہے [illegible] ہضم کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی کلاں [illegible] خورد [illegible]

پتہ و نام صاف لکھیے

اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے

ایک فلسفی یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج الہ آباد [illegible] علاوہ [illegible] مصنفات [illegible] نادر تصنیف [illegible] ہے جس نے اردو زبان کو علمی [illegible] بنا دیا [illegible] کے ہر ایک [illegible] کو پڑھنا چاہئے [illegible] کی قیمت [illegible]

علم الاخلاق ۔ [illegible] کی اس میں [illegible] تھی [illegible] جس کا بدل کسی کتب [illegible] میں [illegible] تھا۔

مجلد قیمت مع محصولڈاک [illegible]

افراد کا سب [illegible] اردو [illegible]

لینن اور [illegible] ۔ [illegible] مذہب و سائنس و [illegible] امور عامہ ۔ [illegible] فلسفہ [illegible]

[illegible] ایجنٹوں کو کمیشن معقول دیا جائے گا۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible] پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) زر جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی بند کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچے فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔

(۴) بحساب [illegible] آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا [illegible] کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) [illegible] اودھ پنچ [illegible] کی جلد [illegible] خریدار [illegible] جلد [illegible]

(۲) [illegible] کے [illegible] مضامین کے [illegible] طلب کرنا چاہیے [illegible] محصولڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] وکٹوریہ [illegible] لکھنؤ [illegible] منیجر [illegible] سے شائع ہوا